آدابِ تلاوتِ قرآن

تحریر: فرحت عزیز

قرآن مجید بڑی فضیلت والی کتاب ہے جو اللہ ربّ العزت نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے خاتم النبیین ﷺ پر نازل کی ہے۔ یہ وہ کتابِ واحد ہے جس کی شان میں لَا رَیْبَ فِیْهِ (اس میں کوئی شبہ نہیں) اور هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (یہ متقین کے لئے ہدایت ہے) کی صفات آئی ہیں۔ اس کا مقصدِ نزول لوگوں کے دلوں کی تثبیت، ذہن وفکر کا استحکام اور انہیں ہدایت و بشارت کی نعمت سے متمتع کرنا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (النحل:۱۰۲)

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اس (قرآن مجید) کو روح القدس (جبرئیلؑ) نے آپؐ کے پروردگار کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے، تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت و بشارت کا موجب ہو۔''

تلاوتِ قرآن حکیم کے کچھ آداب ہیں جن کا ذکر خود قرآن مجید میں کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کی وضاحت کی ہے اور اس ضمن میں صحابہؓ سے منقول روایات بھی ملتی ہیں۔

۱) قرآن مجید کے آدابِ عظمت میں سے اوّلین یہ ہے کہ اس کو پکڑنے یا پڑھنے سے پہلے انسان کا پاک ہونا لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۞ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۞ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۞ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۞﴾ (الواقعة:۷۷۔۸۱)

''یہ ایک مکرم قرآن ہے جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔ اس کو پاک لوگ ہی ہاتھ لگاتے ہیں۔ یہ پروردگارِ عالم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ کیا تم اس قرآن کو سرسری بات سمجھتے ہو؟''

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کو بے حد اہمیت حاصل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا۔[۱] پاکیزگی صرف نماز و تلاوتِ قرآن کے لئے ہی لازم نہیں بلکہ وہ بذاتِ خود بھی دین کا اہم جزو ہے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (البقرة:۲۲۲)

''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

۲) قرآن کی تلاوت سے پہلے مسواک کرنا مسنون ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِهٖ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) قَالَ اَبُوْمُحَمَّدٍ: يَعْنِي السِّوَاكَ[۲]

''اگر میری اُمت پر گراں نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کا حکم دیتا''۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ))[۳]

''مسواک مُنہ کو صاف کردیتی ہے اور اللہ کے نزدیک خوش کن چیز ہے''۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ''آپؐ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو اپنے مُنہ کو مسواک سے صاف کرتے''۔[۴]

۳) قرآن مجید پڑھتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا چاہئے۔ قرآن میں ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (النحل:۹۸)

''جب تم قرآن پڑھو تو شیطانِ مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو''۔

اس سلسلے میں بعض ائمۂ کرام کا یہ کہنا ہے کہ اگر تلاوت کے دوران کوئی بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو دوبارہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھنا چاہئے' اور پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا چاہئے۔[۵]

۴) قرآن کی تلاوت تدبر و فہم کے ساتھ کی جائے۔ جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴾ (النساء:۸۲)

''کیا یہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے؟''

قرآن کو بغیر غور و فکر کے پڑھنا ناپسند کیا گیا ہے۔ یہ بھی ارشاد ہے:

﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞﴾ (ص:۲۹)

''یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے (اے نبی اکرمؐ!) آپ پر اس لئے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں اور اہل فہم نصیحت حاصل کریں۔''

فہم و تدبر سے تلاوت کرنے پر دوگنا اجر ہوتا ہے۔(۶)

۵) تلاوت کرتے وقت مؤدب ہو کر بیٹھنا چاہئے' اپنے آپ پر خشوع و خضوع کی کیفیت طاری کرنی چاہئے اور اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۞﴾ (بنی اسرائیل:۱۰۹)

''اور (جب اِن پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو) روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں' اور یہ قرآن ان کے خشوع کی کیفیت کو اور بڑھا دیتا ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((فَاِذَا قَرَاْتُمُوْهُ فَابْكُوْا وَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكُوْا))(۷)

''جب قرآن پڑھو تو اثنائے تلاوت رونا چاہئے' اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل بنالو''۔

ابنِ حجر عسقلانی عبید بن عمر سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام زبور کو ستر لہجوں میں خوش آوازی سے پڑھتے تھے اور اس دوران ان پر گریہ طاری ہو جاتا تھا۔(۸)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سورۂ کہف پڑھی' گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا' سو وہ بھاگنے لگا۔ جب اُس نے دیکھا تو اسے محسوس ہوا کہ ایک بدلی ہے کہ اس نے اس کو ڈھانک لیا ہے۔ پھر اس نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''اے فلاں! پڑھتے رہو' کیونکہ یہ قرآن کی قراءت کے وقت اترنے والی تسکین ہے''۔(۹)

لہٰذا ایمان بہترین عمل ہے اور قرآن کا فہم و تدبر ایمان کا ثمر ہے۔ جہاں تک مجرد تلاوت کا تعلق ہے جو بغیر سوچے سمجھے کی جائے' اس کی مثال رسول اللہ ﷺ کے مطابق

اس پھول کی مانند ہے کہ اس کی خوشبو اچھی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔(۱۰)

٦) قرآن مجید صاف انداز اور ترتیل سے پڑھنا چاہئے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۞﴾ (المزمل:٤)

''قرآن کو صاف صاف پڑھو''۔

رسول اللہ ﷺ ترتیل وترجیع سے تلاوت کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے صحیح بخاری میں ایک روایت مروی ہے:

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهٖ اَوْ جَمَلِهٖ وَهِيَ تَسِيْرُ بِهٖ ' وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ......(۱۱)

''میں نے (فتح مکّہ کے دن) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے' اونٹنی چل رہی تھی اور آپؐ سورۂ فتح کی تلاوت کر رہے تھے''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کو ترتیل سے پڑھو۔(۱۲) ترتیل سے مراد حروف کی واضح طور پر ادائیگی ہے۔(۱۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ' وَالَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ))(۱۴)

''قرآن کا ماہر قاری تو اُن بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہے جو لوحِ محفوظ کے لکھنے والے ہیں' اور جو شخص قرآن پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے اور اس کے لئے زحمت ومشقت اٹھاتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن ایک مہینے میں پڑھو۔'' انہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ قوت رکھتا ہوں' تو آپؐ نے فرمایا: ''بیس دن میں پڑھو۔'' انہوں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ قوت رکھتا ہوں' تو آپؐ نے پندرہ اور دس دن میں پڑھنے کو کہا۔ انہوں نے پھر وہی جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا: ''قرآن سات دن میں ختم کرو اور اس پر اضافہ نہ کرو''۔(۱۵)

نبی اکرم ﷺ کے اکثر صحابہؓ کا معمول سات دن میں قرآن حکیم ختم کرنے کا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''قرآن کے الفاظ صبر اور فہم سے پڑھو''۔ (۱٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی قرآن کا ایک لفظ پڑھتا ہے تو اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کی مثال دس کے برابر ہے۔'' (۱۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن قرآن انسان کی بہترین سفارش کرے گا۔ (۱۸)

۷) قرآن کی تلاوت نہایت غور وفکر اور توجہ سے کی جائے۔ اس دوران نہ کسی طرف دھیان کیا جائے نہ کوئی بات کی جائے۔ سننے والے کان لگا کر سنیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (الاعراف: ۲۰۴)

''جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو' تا کہ تم پر رحمت کی جائے''۔

روایت ہے کہ قرآن کو انتہائی توجہ سے سنو اور چپ رہو' کیونکہ جبرئیل علیہ السلام جب وحی لاتے تو آپؐ غور سے سنتے اور جب جبرئیل علیہ السلام واپس جاتے تو آپؐ جبرئیلؑ کی مانند پڑھتے۔ (۱۹) تاہم قاری کو آپ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے معنوں کا شعور ہونا لازم ہے۔ (۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں آتا ہے:

اِنَّهٗ كَانَ اِذَا قَرَاَ الْقُرْآنَ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ

''آپؓ جب قرآن پڑھتے تھے تو جب تک اس سے فارغ نہ ہو جاتے کوئی بات نہ کرتے''۔ (۲۱)

۸) اگر دورانِ تلاوت کوئی ایسی آیت سامنے آجائے جس کا تعلق عذاب' یا دعا یا کسی خاص موضوع سے ہو تو اس کو بار بار پڑھنا چاہئے' تا کہ اس کے تمام پہلو اچھی طرح سامنے آجائیں۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا' وَالْآيَةُ: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (المائدة: ۱۱۸) (۲۲)

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ صبح تک ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے

رہے۔ وہ آیت یہ ہے (ترجمہ): (اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کرے تو یہ تیرے بندے ہیں' اور اگر تو انہیں بخش دے تو بھی تو زبردست حکمت والا ہے''۔

۹) قاری تلاوت کے دوران اگر آیت رحمت پڑھے تو اللہ سے اس کا فضل طلب کرے اور آیت عذاب پر آئے تو اللہ سے اُس کی پناہ کے لئے ملتجی ہو۔ مثلاً کہے: اَسْاَلُ اللّٰہَ مُعَافَاتَہُ(۲۳) یا کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ(۲۴)

۱۰) نماز ہو یا خارجِ نماز' جہاں تک ممکن ہو قرآن مجید کی تلاوت عربی لب و لہجے میں کرنی چاہئے۔ عمداً عجمی لہجے میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ نماز میں قرآن اسی ترتیب سے پڑھا جائے جس ترتیب سے موجودہ مصحف قرآنی ہے۔

۱۱) قرآن مجید کو حسن صوت اور عمدگی سے پڑھا جائے۔ حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے ہر نبی کو حسن صوت کی نعمت سے مالا مال فرمایا(۲۵)۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ یَاْذَنِ اللّٰہُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اَنْ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ)) وَقَالَ صَاحِبٌ لَہُ یُرِیْدُ یَجْھَرُ بِہٖ(۲۶)

''اللہ تعالیٰ نے کسی شے کو بھی اتنی توجہ سے نہیں سنا جتنا نبی ﷺ کا خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنا ہے''۔ ان کے ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپؐ جب (قرآن) بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے نبی کریم ﷺ کا ایک ارشاد اِن الفاظ سے مروی ہے:

((یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُوْتِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ آلِ دَاوٗدَ))(۲۷)

''اے ابوموسیٰ! تم کو آلِ داؤد (علیہ السلام) کے سازوں میں سے ایک ساز عطا کیا گیا ہے۔'' (مزمار سے مراد بانسری ہے۔ یہاں اس سے مراد خوش آوازی ہے)۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے:

((اَللّٰہُ اَشَدُّ اَذَنًا اِلَی الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ یَجْھَرُ بِہٖ))(۲۸)

''جب قرآن کو حسن صوت اور بآوازِ بلند پڑھا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی

پسند ہے اور وہ اسے سن کر انتہائی خوش ہوتا ہے"۔
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
((اِنِّی لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْآنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاِنْ کُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ ......))[۲۹]
"اگرچہ مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ اشعریین کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں، مگر جب رات کو وہ قرآن پڑھتے ہیں تو میں ان کی آواز پہچان لیتا ہوں۔"
اسی طرح آپ ﷺ سے مروی ہے :
((زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ))[۳۰]
"قرآن کو اپنی آواز کی عمدگی سے مزین کرو"۔
ایک اور روایت کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا:
((مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَیْسَ مِنَّا))[۳۱]
"جو شخص قرآن کی تلاوت عمدہ آواز سے نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

رسول اللہ ﷺ قرآن کی تلاوت نہایت ہی عمدہ اور خوش آوازی سے کرتے۔ جیسا کہ روایت ہے :

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِی الْعِشَاءِ فِیْ اِحْدَی الرَّکْعَتَیْنِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ[۳۲]
"نبی اکرم ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپؐ نمازِ عشاء کی کسی رکعت میں سورۃ والتین والزیتون اتنی عمدہ آواز سے پڑھ رہے تھے کہ میں نے کسی اور کو اس درجہ عمدگی سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا"۔

روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ قرآن کو بے انتہا خوش آوازی سے پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمائش کی کہ مجھے کوئی سورت سناؤ۔ پس جب آپؓ نے تلاوت سنی تو رونے لگے اور کہا کہ مجھے اس طرح گمان ہوا کہ یہ سورت (واقعی) نازل ہو رہی ہے۔[۳۳]

قرآن کو خوش آوازی سے پڑھنے سے مراد تجوید کے ساتھ تلاوت کرنا ہے۔[۳۴]

۱۲) قرآن مجید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ ان لوگوں سے سنا جائے جن کی

آواز اچھی ہو اور جو حروف کے مخارج اور ادائیگی کے بارے میں زیادہ محتاط ہوں۔ اس بارے میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ حکم دیا:

((اِقْرَاْ عَلَیَّ الْقُرْآنَ)) فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ' اَقْرَاُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ؟ قَالَ: ((اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ)) ' فَقَرَاْتُ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ ﴿فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا﴾ قَالَ: ((اَمْسِکْ)) فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ[۳۵]

''حضور ﷺ نے فرمایا: تم مجھے قرآن مجید سناؤ''۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو سناؤں' حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل کیا گیا ہے؟ فرمایا: ''میں اپنے علاوہ دوسرے سے سننا چاہتا ہوں''۔ چنانچہ میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی' جب میں اس آیت پر پہنچا (ترجمہ): ''پھر اُس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر (اے نبیؐ!) آپ کو گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے''۔ (النساء:۴۱) تو آپؐ نے فرمایا: ''اب بس کر''۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔''

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے اُبی بن کعب سے فرمایا: ''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں''۔ انہوں نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں' اللہ نے تمہارا نام میرے آگے لیا ہے''۔ تو اُبیؓ بن کعب رونے لگے''۔[۳۶]

۱۳) کلام کا ربط پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پوری آیت پڑھی جائے' یا اتنا ہی پڑھا جائے جو باہم مربوط ہو' تاکہ ماقبل اور مابعد کا رابطہ قائم رہ سکے۔ ربط و تعلق کی پروا نہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر دورانِ تلاوت جمائی آ جائے تو تلاوت بند کر دے اور جمائی ختم ہونے پر دوبارہ تلاوت شروع کرے۔ اس کی دلیل حضرت ابوسعید خدریؓ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فَمِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ))[۳۷]

''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے ہاتھ سے مُنہ کو بند کر لے' کیونکہ اس پر شیطان اثر انداز ہوتا ہے۔''

۱۴) جو شخص قرآن پڑھ رہا ہو تو باہر سے آنے والا اس کو سلام نہ کہے' تا کہ اس کی توجہ دوسری طرف مبذول نہ ہو۔ اگر کہہ بھی دے تو قاری کو سلام کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔

۱۵) جس نے قرآن مجید کو یاد کیا ہو یا باقاعدگی سے پڑھا ہو تو اس کے لئے اس کی حفاظت کرنا نہایت ضروری ہے۔ جیسا کہ روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ یَقُوْلُ نَسِیْتُ اٰیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ' بَلْ هُوَ نُسِّیَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا[۳۸]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت برا ہے وہ جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں' بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ بھلا دیا گیا ہے' اور قرآن کا خیال اور یادداشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان کے چار پایوں سے زیادہ بھاگنے والا ہے جن کی ایک ٹانگ بندھی ہو''۔

۱۶) قرآن کے سلسلے میں شک کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْآنِ کُفْرٌ))[۳۹]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''قرآن میں شک وشبہ کرنا کفر ہے''۔

اس کے کسی حکم یا آیت کی غلط تفسیر نہیں کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ارشادِ نبویؐ ہے:

((اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُکُمْ' فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ))[۴۰]

''جب تک دلجمعی رہے تو قرآن پڑھو اور جب اختلاف کرنے لگو تو اٹھ جاؤ''۔

اس سے اگلی حدیث میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ: ''تم سے پہلے لوگوں نے چونکہ اختلاف کیا اس لئے وہ ہلاک ہوئے''۔[۴۱]

ایک موقع پر آپ ﷺ نے قرآن میں اختلاف کرنے کو کفر قرار دیا۔[۴۲]

۱۷) جس علاقے میں قرآن مجید کی اہانت کا خطرہ ہو وہاں اِس کو ساتھ نہیں لے

جانا چاہئے۔آپ ﷺ کا اس بارے میں تاکیدی حکم بھی ہے کہ:

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُسَافِرَ بِالْقُرْآنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ[۴۳]

''رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی سرزمین میں قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے منع فرمایا''۔

۱۸) قرآن مجید کے بنیادی آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اس کو بدرجۂ غایت صحت تلفظ اور صحت اعراب کے ساتھ پڑھا جائے۔قرآن کی تلاوت وقراءت اور اس کو سمجھنے میں عجلت نہیں کرنی چاہئے۔جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے کہ:

﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۞﴾ (القيمة:١٦)

''قرآن کو حفظ کرنے کے لئے اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دو۔''

قرآن مجید ختم کرنے پر صاف ستھرا مگر سادہ لباس پہن کر عجز وانکساری سے دعا مانگی جائے۔

۱۹) قرآن مجید کا اتباع نہایت ضروری ہے۔اس کی تبلیغ کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ:

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ۞﴾ (الحجر:٩٤)

''(اے نبی!) جس بات کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو ظاہر کرو اور مشرکوں سے مُنہ پھیرلو''۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۞﴾ (القصص:٨٧)

''(اے نبی!) کہیں ایسا نہ ہو کہ آیاتِ الٰہی نازل ہونے کے بعد وہ آپؐ کو اس سے روک دیں۔آپؐ برابر اپنے پروردگار کی طرف سے دعوت دیتے رہیں اور مشرکوں میں سے نہ ہو جائیں''۔

حوالہ جات

۱) الدارمی، ابو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام: سنن الدارمی، ج١، ص ١٤١، مكتبة نشر السنة باكستان، بنوں

۲) الدارمی: سنن الدارمی، ج١، ص ١٤٠۔

۳) المرجع السابق، ج١، ص ١٤٠

٤) المرجع السابق، ج١، ص ١٤٠

٥) شاه ولي الله : حجة الله البالغة' ج٢' ص ٨' المكتبة السلفية بلاهور' پاکستان' بدون تاریخ

٦) الزرقاني ' محمد عبد العظيم : مناهل العرفان في علوم القرآن' ج٢' ص ٢٥ - دار احياء التراث العربى بيروت' بدون تاریخ

٧) القزويني ' ابو عبد الله محمد بن يزيد : سنن ابن ماجه' باب اقامة ١٧٦' ج١' ص ٤٢٤ - دار احياء التراث العربى بيروت ١٣٩٥هـ / ١٩٧٥م

٨) العسقلاني ' احمد بن علي بن حجر : فتح البارى بشرح البخارى ' المكتبة التجارية مصطفىٰ احمد الباز بيروت ١٤١٦هـ/١٩٩٦م

٩) ابو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيرى : الجامع الصحيح المسمىٰ صحيح مسلم' ج٢' ص ١٩٤' باب نزول السكينة لقراءة القرآن' دار المعرفة بيروت بدون تاريخ

١٠) مسلم : الجامع الصحيح ' ج٢' ص ١٩٤ - والجوزية ' ابن قيم' زاد المعاد فی هدی خير العباد' ج١' ص ٣٣٨' مؤسسة الرسالة بيروت' الطبعة الاولى ١٣٩٩هـ/١٩٧٩م

١١) البخارى ' ابى عبد الله محمد بن اسماعيل : صحيح البخارى ' باب فضائل القرآن ج٤' ص ١٩٢٥' دار ابن كثير' بيروت' الطبعة الرابعة ١٤١٠هـ / ١٩٩٠م- مسلم : الجامع الصحيح ١٩٣/٢

١٢) الفاسى ' الامام محمد بن محمد بن سليمان: جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد ج٢' ص ١٢٢' مكتبة المعارف العلمية لاهور ' بدون تاريخ

١٣) العيني ' العلامة بدر الدين ابى محمد محمود بن احمد : عمدة القارى بشرح صحيح البخارى ' ج٢٠' ص ٥٣' محمد امين دميج بيروت بدون تاريخ-

١٤) مسلم : الجامع الصحيح ' ج٢' ص ١٩٥

١٥) الازدى ' الحافظ ابى داوٗد سليمان بن الاشعث السجستاني : سنن ابى داوٗد' ج٢' ص ١١٢ - دار الحديث بيروت' الطبعة الاولى ' ١٣٩٣هـ ١٩١٣م

١٦) الطبراني ' ابى القاسم سليمان بن احمد : المعجم الوسيط' ج٧' ص ٣٢٤' مكتبة المعارف الرياض' الطبعة الاولى ١٤١٥هـ ١٩٩٥م- والسيوطى' جلال الدين عبدالرحمن بن ابى بكر : الاتقان فى علوم القرآن' ج١' ص ٧٢' مطبع حجازى بالقاهرة بدون تاريخ

١٧) ابو عيسى الترمذى' محمد بن عيسى بن سوره: الجامع الصحيح وهو سنن الترمذى' ج٥' ص ١٧٥ - دار عمران بيروت بدون تاريخ-

١٨) القضاعى' القاضى ابى عبد اللّٰه محمد بن سلامة : مسند الشهاب' ص ٢٥٧ - موسسة الرسالة' بيروت' الطبعة الثانية ١٤٠٧هـ/١٩٨٦م

١٩) مسلم : الجامع الصحيح' ج٢' ص ٣٥ - و محمد بن سعد: الطبقات الكبرىٰ' ج١' ص ١٩٨' دار صادر بيروت' بدون تاريخ

٢٠) صبحى صالح : مباحث فى علوم القرآن' ص٤٨' دار العلم للملايين' الطبعة الثالثة ١٩٦٤ء

٢١) البخارى: الجامع الصحيح' ج٤' ص ١٦٤٥

٢٢) القزويني : سنن ابن ماجه' باب ما جاء فى القراءة فى صلاة الليل ١٧٩' ج١' ص ٤٢٩

٢٣) مسلم : الجامع الصحيح' ج٢' ص ٢٠٤

٢٤) الترمذى : الجامع الصحيح' ج٥' ص ٥٣٥

٢٥) لبیب السعید : الجمع الصوتی الاول بالقرآن' ص ٢٤٥' دار المعارف القاهرہ' الطبعة الثانیة' بدون تاریخ
٢٦) البخاری: الجامع الصحیح ' ج٤' ص ١٩١٨ ـ ومسلم : الجامع الصحیح' ج٢' ص ١٩٢ ـ والسجستانی : سنن ابی داوٗد' ج٢' ص ١٥٧ ـ والدارمی: سنن الدارمی' ج٢' ص ٣٣٩ ـ والطبرانی: مسند الشامیین' ج٢' ص ٤٢' مؤسسة الرسالة' بیروت' الطبعة الثانیة ١٤١٧ھ' ١٩٩٦م
٢٧) البخاری : الجامع الصحیح' ج٤' ص ١٩٢٥ و مسلم : الجامع الصحیح' ج٢' ص ١٩٢' ١٩٣ ـ والازدی المصری ' احمد بن محمد بن سلامة بن سلمة : مشکل الآثار ' ج٢' ص ٤١' دار الکتب العلمیة بیروت' الطبعة الاولیٰ ١٤١٥ھ / ١٩٩٥م
٢٨)القزوینی : سنن ابن ماجه' ج١' ص ٤٢٥ ' اقامة الصلاة ١٧٦ ـ
٢٩) مسلم : الجامع الصحیح ' باب الاشعریین ' ج٧' ص ١٧١
٣٠) النسائی ' ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان بن دینار : السنن الکبریٰ ' ج٢' ص ١٧٩' باب تزیین القرآن بالصوت' المطبعة المصریة بالازهر' بدون تاریخ ـ والدارمی' سنن الدارمی' ج٢' ص ٣٤٠ ـ والقزوینی' سنن ابن ماجه' ج٢' ص ٤٢٦ ـ والطبرانی : المعجم الکبیر' ج١١' ص ٦٨' شرکة معمل و مطبعة الحدیثة المحددة' الطبعة الثانیة بدون تاریخ ـ والسجستانی : سنن ابی داوٗد' ج٢' ص ١٥٥ ـ
٣١) احمد بن حنبل : مسند الامام احمد بن حنبل ' ج٥' ص ٣١٣٣ ـ مکتبة المعارف بمصر ١٣٧٧ھ / ١٩٥٨م ـ والسجستانی : سنن ابی داوٗد' ج٢' ص ٧٥ ـ والدارمی : سنن الدارمی' ج٢' ص ٤٧١' دار الکتب العلمیة بیروت' بدون تاریخ ـ
٣٢) الامام مالك بن انس ' کتاب الموطا ' ص ٨٢' منشورات دار الافاق الحدیدة بیروت' الطبعة الاولی ١٩٧٩م ـ والبخاری' الجامع الصحیح' ج٤' ص ١٨٣٩ ـ ومسلم' الجامع الصحیح' ج٢' ص ٤١ ـ
٣٣) النووی' ابو زکریا محی الدین بن شرف : تهذیب الاسماء واللغات' ج١' ص ٣٣٦' دار الکتب العلمیة بیروت بدون تاریخ
٣٤) الراغب الاصفهانی : معجم مفردات الفاظ القرآن ' ص ٧١ تا ٧٢ ـ المکتبة المرتضویه لاحیاء الآثار الحفون ' بدون تاریخ ـ ومناع القطان : مباحث فی علوم القرآن' ص ١٩٠ ـ منشورات العصر الحدیث' حقوق الطبع المحفوظات ١٣٩٣ھ / ١٩٧٣م
٣٥) البخاری : الجامع الصحیح ' ج٤' ص ١٦٧٣ ـ ومسلم' الجامع الصحیح' ج٢' ص ١٩٦
٣٦) البخاری : الجامع الصحیح ' ج٣' ص ١٣٨٥ ' ١٣٨٦
٣٧) مسلم : الجامع الصحیح ' کتاب الزهد' ج٨' ص٢٢٦
٣٨) المرجع السابق' ج٢' ص ١٩١ ـ والبخاری : الجامع الصحیح ' ج٤' ص ١٩٢١
٣٩) ابو داوٗد: السنن' کتاب السنة' باب النهی عن الجدل فی القرآن ـ الحاکم النیسا بوری ' محمد بن عبد الله : المستدرك علی الصحیحین فی الحدیث' ج٢' ص ٢٢٣ ـ مکتبة المعارف الریاض' بدون تاریخ
٤٠) البخاری: الجامع الصحیح' ج٤' ص ١٩٢٩
٤١) المرجع السابق: ج٤' ص ١٩٢٩
٤٢) الحاکم : مستدرك' ج٢' ص ٢٢٣
٤٣) البغدادی ' ابی بکر احمد بن علی الخطیب : تاریخ بغداد او مدینة السلام' ج١٣' ص ٣٤' المکتبة السلفیة المدینة المنورة' بدون تاریخ